علمائے کرام کا واٹس ایپ گروپ
بزم علماء والأئمه
03345613913

تجہیز و تکفین
فضائل و مسائل

مؤلف

مفتی محمد عرفان زم زم قاسمی

باہتمام

مسجد عظیم و مدرسہ اصلاح البنات

وکاس نگر، ضلع کاماریڈی، 50311

بزمِ علماء والأئمة
صرف علماء ، طلباء اور خطباء شامل ہوں
03345613913
آنے والا جمعہ کس عنوان پہ مناسب یا ضروری ہے
اس بارے میں
اپنی مفید آراء و تجاویز اور ان
سے متعلقہ کتب اوپر دئیے
گئے نمبر پہ ارسال فرمائیں

فہرست مضامین

حدیثِ دل

موت ایک لازمی اور قطعی چیز ہے، ہر مسلمان کو موت اور مابعد الموت کے احکام سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے، خصوصاً کسی کے انتقال کے وقت دیکھا گیا کہ غسل دینے کفن پہنانے اور دفنانے کے مسائل سے مسلمان ناواقف ہیں، اعلان کے بعد پورے شہر سے دو یا چار افراد ہی کو تجہیز وتکفین کے لیے بلایا جاتا ہے، اس صورت حال کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ حوالہ جات کے ساتھ ایک آسان رسالہ لکھا جائے اور اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے کہ لوگ اس رسالہ کو پڑھ کر جب کبھی بھی تجہیز وتکفین کا موقع آئے آگے بڑھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مقبول اور نافع بنائے۔

فقط

محمد عرفان زم زم قاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجہیز وتکفین کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میت کو غسل دے، وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہو، اور جو میت کو کفن پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائے گا۔'' (طبرانی شریف)

غسل کون کرائے

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تمہارے مردوں کو وہ نہلائے جو امانت دار ہو، قابل اعتماد ہوتا کہ مردے کے عیب اور راز دوسروں سے ظاہر نہ کرے۔'' (ابن ماجہ شریف)

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے ۔ (البحر الرائق:۲/۲۸۹)

میت کو غسل وہی شخص دے سکتا ہے جس کے لیے میت کو دیکھنا جائز ہے، لہذا امرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل نہیں دے سکتی، نابالغ بچہ اور بچی کو مرد وعورت غسل دے سکتے ہیں۔ (نور الایضاح، ص:۱۲۶)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میت کو غسل دے اور اس کی برائی کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔'' (طبرانی)

اس لیے جسے غسل دینے کا طریقہ معلوم ہو، پرہیز گار، امانت دار ہوں ایسے ہی لوگ غسل دیں۔

غسل میت کا مکمل طریقہ

(۱) غسل دینے والے کا باوضو ہونا مستحب ہے۔ (۲) سنت یہ ہے کہ بیری کے پتوں سے گرم کیا ہوا پانی استعمال کیا جائے۔ (۳) بیری کے پتے نہ ہوں تو سادے پانی سے بھی غسل دے

سکتے ہیں۔　(۴) یاد رکھیے کہ کھولے ہوئے پانی سے غسل نہ دیا جائے، بلکہ پانی ہلکا گرم ہونا چاہیے۔ (البحر الرائق:۱۸۵/۱)　(۵) میت کو جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ چاروں طرف لوبان یا خوشبو سے دھونی دی جائے۔ (البحر الرائق:۱۸۵/۱)

(٦) میت کو اس طرح لٹایا جائے کہ اگر اس کو کھڑا کیا جائے تو اس کا رخ قبلہ کی طرف ہو جائے۔ (حاشیہ نور الایضاح:۱۲۵)　(۷) میت کو غسل دیتے وقت چاروں طرف سے پردہ کرلیا جائے، تاکہ بے پردگی نہ ہو۔　(۸) کپڑے اتارتے وقت نہ فرج (شرم گاہ) کو چھوئے اور نہ اس کی طرف دیکھیں۔　(۹) کپڑے اتارتے وقت اگر میت مرد ہو تو ناف سے گھٹنے تک موٹا کپڑا ڈھانپ دے اور اگر میت عورت ہو تو موٹا کپڑا گلے سے پنڈلیوں تک ڈھانک دینا واجب ہے، تاکہ کپڑا بھیگنے کے بعد بدن کا اندرونی حصہ نظر نہ آئے۔ (البحر الرائق:۱۸۵/۲)　(۱۰) میت کو استنجا کرایا جائے۔　(۱۱) میت کو وضو کرایا جائے، وضو ہاتھوں سے شروع نہ کریں، منہ اور ناک سے شروع کریں، اس طور پر کہ انگلی میں کپڑا لپیٹ کر یا روئی پانی میں تر کرکے دانتوں مسوڑھوں اور ناک کے دونوں سراخوں میں پھیر دی جائے۔　(۱۲) جب وضو مکمل ہو جائے تو سر اور ڈاڑھی کو دھویا جائے، اگر میت عورت ہو تو عورت کے سر کے بال کو کھول کر دھویا جائے۔　(۱۳) میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر داہنے پہلو پر تین دفعہ سر سے پیر تک اتنا پانی بہا دیا جائے کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے، پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر بائیں پہلو پر سر سے پاؤں تک اتنا پانی بہایا جائے کہ دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

(۱۴) پھر میت کو کسی چیز کا سہارا دے کر یا بم کا سہارا دے کر کسی قدر بیٹھنے کے قریب کر دیں اور پیٹ کو اوپر سے نیچے کی جانب آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں، اگر پیشاب یا پاخانہ کی راہ سے یا منہ ناک سے کوئی غلاظت نکل آئے تو صرف اسے صاف کر دیں، وضو یا غسل کو دوبارہ لوٹانا ضروری نہیں۔

(البحر الرائق:۱۸۵/۲)　(۱۵) غسل مکمل ہونے کے بعد آخر میں میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر نیچے سے سر سے پیر تک تین دفعہ اس طرح پانی ڈالیں کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے، پھر دوسرا کپڑا لے کر سارے بدن کو پونچھ دیا جائے، پھر اس کے بعد دوسرے کپڑے سے ڈھانک دیا جائے، پھر میت کو کفن

دینے کی جگہ احتیاط سے لاکر لٹادیں، کان، ناک، منہ وغیرہ کی روئی نکال کر پھینک دیں۔
(البحر الرائق:۱۸۵/۲) (۱۶) میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کو چاہیے کہ غسل کرلے تو بہتر ہے، اور غسل نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

غسل میں رسومات باطلہ

بعض لوگ میت کو غسل دینے کے لیے نیا گھڑا، نیا برتن ضروری سمجھتے ہیں، بعض لوگ میت کے غسل کے پانی پر پاؤں رکھنا صحیح نہیں سمجھتے اور گڈھا کھود دیتے ہیں، تاکہ پانی جمع ہوجائے، یہ باطل خیال ہے، قرآن وحدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، لوگ میت کو نہلانے میں جی چراتے ہیں اور اپنی توہین سمجھتے ہیں اور ہاتھ تک نہیں لگاتے، خاص طور پر مردوں سے زیادہ عورتوں میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔

افسوس صد افسوس کتنی بری بات ہے، ذرا سوچو تو سہی ایک دن ہم سب کو مرنا ہے، ہم آج مردوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے تو آئندہ ہماری نسل بھی ہمارے ساتھ یہی سلوک کرے گی، آج کل لکھے پڑھے لوگ بھی اپنے میتوں کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر نہلانے کے بجائے میت کو چند کرائے کے ناواقف غسال کو بلاکر ان کے حوالہ کردیتے ہیں، ان میں سے اکثر غسال نہ نماز کے پابند ہوتے ہیں نہ احکام ومسائل سے واقف ہوتے ہیں۔

تجہیز وتکفین میں جلدی کرنا

تجہیز وتکفین میں جلدی کرنا چاہیے، انتقال کے بعد جلدی تجہیز وتکفین کی تیاری کریں، میت کو زیادہ دیر تک اپنے درمیان رکھنا مناسب نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تجہیز وتکفین میں جلدی کرو، اس لیے کہ کسی مسلمان کی لاش کو اس کے لوگوں میں روکنا مناسب اور سزاوار نہیں ہے۔‘‘
(ابوداؤد:۹۴/۲)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ’’جب تمہارا کوئی آدمی مرجائے تو اس کو دیر تک اپنے گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن

میں تیزی سے کام لو۔'' (سنن بیہقی)

لوگ تجہیز وتکفین یا نماز جنازہ میں اس وجہ سے دیر کرتے ہیں کہ فلاں عزیز شریک ہوجائے یا جمعہ میں زیادہ مجمع ہوگا یا فلاں جگہ نماز ہونا اچھا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ شریعت کے بالکل خلاف ہے اور اگر رونے پیٹنے کی وجہ سے دیر لگائی گئی تو وہ اور بھی زیادہ برا ہے۔

تجہیز وتکفین کی ذمہ داری کس پر ہے

اگر میت نے مال چھوڑا ہے تو کفن دفن کے تمام اخراجات (خرچ) اسی کے مال میں سے ادا کیے جائیں گے، اور اگر کوئی شخص بخوشی ان مصارف کو اپنے ذمہ لے لے تو کوئی حرج نہیں، اگر میت نے بالکل مال نہیں چھوڑا ہے جس سے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے تو ایسی صورت میں تجہیز وتکفین کے اخراجات (خرچ) کی ذمہ داری اسی شخص پر ہوگی جس پر میت کی زندگی میں اس کا خرچ واجب تھا۔
(شامی:۱/۸۱)

اور اگر کوئی شخص لاوارث ہے تو ایسی صورت میں اگر بیت المال ہو تو اسی سے ان کا کفن دفن دیا جائے گا یا محلّہ والوں پر فرض کفایہ ہے کہ وہ آپس میں چندہ جمع کر کے تجہیز وتکفین کریں، ورنہ سارے محلّہ کے لوگ گنہگار رہوں گے۔ (نورالایضاح:۱۲۶)

زکوٰۃ کی رقم کسی کی تجہیز وتکفین میں لگانے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، کیوں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کسی فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے اور میت کسی چیز کا مالک نہیں ہوسکتا۔

یاد رکھیں کہ تجہیز وتکفین سے مراد کفن دفن کے اخراجات ہیں، اس کے علاوہ چادر، پھول، عرق گلاب خریدنا قرآن مجید پڑھنے والوں کو پیسہ دینا وغیرہ ان چیزوں پر میت کے چھوٹے ہوئے مال میں سے پیسہ خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ (شامی)

کفن کا کپڑا کیسا ہو

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے مردوں کو سفید کپڑے میں دفنایا کرو۔''

(ترمذی:۱/۱۹۳)

مرد اور عورت دونوں کے کفن کے لیے سفید کپڑا مسنون ہے، خواہ پرانا ہو یا نیا، دھلا ہوا ہونا چاہیے، نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کو کفن میں اپنا استعمال شدہ تہبند دیا تھا۔　　　(بخاری شریف:۱/۱۶۸)

اسی طرح کفن زیادہ قیمتی یا زیادہ گھٹیا قسم کا دینا بھی مکروہ ہے، بلکہ میت جس معیار کا کپڑا پہنتا تھا اسی معیار کا کفن دینا چاہیے۔ (درمختار)

مرد کا مسنون کفن

مرد کے کفن میں تین کپڑے مسنون ہیں:

(۱) ازار: یہ سر سے پاؤں تک ہوتی ہے، اس کو تہبند بھی کہتے ہیں۔　　(۲) لفافہ: یہ اس کو چادر بھی کہتے ہیں جو ازار سے ایک ہاتھ لمبی ہوتی ہے، تاکہ سر اور پاؤں دونوں طرف سے باندھی جا سکے۔ (۳) قمیص: اس کو کرتا یا کفنی بھی کہتے ہیں، یہ گلے سے لے کر پاؤں تک ہوتی ہے۔ (نور الایضاح:۱۲۶)

عورت کا مسنون کفن

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے مسنون ہیں، تین کپڑے وہی ہیں جن کا ذکر مرد کے کفن میں ہو چکا ہے، اس کے علاوہ مزید دو کپڑے یہ ہیں:

(۱) سر بند: اوڑھنی، جس کو دامنی بھی کہتے ہیں، یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہیے، جس کو سر سے اڑھا کر سینہ پر ڈال دیا جاتا ہے اور اس کو نہ باندھا جائے اور نہ لپیٹا جائے۔ (۲) سینہ بند: یہ سینہ سے لے کر رانوں تک لمبا ہو اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ جسم پر لپیٹا جا سکے۔　　(مجمع الانہر:۱/۱۵۱)

بچہ کا مسنون کفن

نابالغ بچہ اور بچی کو بھی کفن بالغ مرد اور عورت کی طرح ہی دیا جاتا ہے، اور یہی سنت ہے۔

مرد کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ

لفافہ یعنی بڑی چادر کو کسی بڑے تخت پر بچھا دیا جائے اس کے اوپر ازار یعنی چھوٹی چادر کو بچھا دیا جائے، پھر اس کے اوپر قمیص کے اس حصہ کو جو اوپر ہے سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں گے، جب میت غسل سے فارغ کر دیا جائے تو اس کو کفن پر آہستہ سے لٹا دیا جائے اور رکفن کا وہ حصہ جو سرہانے کی طرف سمیٹ کر رکھا گیا تھا میت کے گلے میں ڈال کر پیروں کی طرف بڑھا دیں پھر مردے کی داڑھی اور سر پر خوشبو کا تیل لگائیں اور بدن کے ان حصوں پر جو سجدہ کی حالت میں زمین سے لگتے ہیں جیسے پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پیر وغیرہ ان پر کافور ملیں، جب میت کو قمیص پہنا چکیں تو پہلے اس کی ازار کو لپیٹیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ میت کی داہنی جانب کا سرا بائیں جانب کے اوپر رہے، یعنی پہلے بائیں جانب سے لپیٹیں، پھر داہنی جانب سے پھر لفافہ کو بھی اسی طریقہ کے مطابق لپیٹیں، پھر کسی ڈوری سے پیر اور سر کی طرف باندھیں اور ایک ڈوری کمر کے پاس بھی باندھیں، تاکہ راستہ میں حرکت کی وجہ سے کفن کھلنے نہ پائے۔ (مجمع الانہر: ۱/۱۵۱)

عورت کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے لفافہ کو بچھا دیا جائے، پھر اس پر ازار کو بچھا دیا جائے، پھر سینہ بند، اس کے بعد عورت کو قمیص اسی طریقہ سے پہنائی جائے جس طریقہ سے مرد کو پہنائی جاتی ہے، اس کے بعد عورت کے بالوں کے دو حصہ کر دیے جائیں، ایک کو دائیں جانب اور ایک کو بائیں جانب قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دیا جائے، اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دیا جائے، اس کو نہ باندھیں اور نہ لپیٹیں، اس کے بعد ازار کو لپیٹیں، اس کا طریقہ مرد کے کفن میں گذر چکا ہے، اس کے بعد سینہ بند کو لپیٹیں، اس کو سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں لپیٹنا چاہیے، پھر لفافہ کو بھی ازار ہی کی طرح لپیٹیں، اس کے بعد کسی ڈوری سے پیر اور سر کی جانب باندھیں اور ایک ڈوری کمر کے پاس بھی باندھیں۔ (مجمع الانہر: ۱/۱۵۱)

میت کے بال، ناخن کاٹنا جائز نہیں، چاہے مرد ہو یا عورت، ہاں البتہ بطور برکت زمزم میں تر

کیا ہوا کپڑا کفن دینے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے۔

کفن میں رسومات باطلہ

بعض لوگ کفن سنت کے علاوہ زائد کپڑے خریدتے ہیں جن کی کوئی ضرورت نہیں، مثلاً جائے نماز، جس کو نماز جنازہ پڑھتے وقت امام کا مصلی بنایا جاتا ہے، بعد میں امام صاحب کو دے دیا جاتا ہے، یہ محض ایک رسم ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (احسن الفتاوی: ۱/۳۷۹)

بعض جگہ دیکھا گیا کہ کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا کسی بزرگ کا شجرہ یا قرآنی آیات یا کوئی دعا رکھتے ہیں، اسی طرح کفن پر یا سینہ، یا پیشانی پر کافور یا عطر یا پن سے کلمہ وغیرہ یا کوئی دعاء لکھتے ہیں ان تمام چیزوں کی قرآن وحدیث میں کوئی اصل نہیں ہے، اس لیے یہ چیزیں درست نہیں ہیں۔

(شامی: ۱/۸۴۷)

اس عمل سے رکنا چاہیے اور باز رہنا چاہیے، یہی کفن میں بہتر ہے۔

جنازہ لے چلنے کے آداب

مسلمان کے باہمی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے جنازہ میں جائیں اور اس کو کندھا دیں، حدیث میں ہے: ''جو شخص ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے، نماز جنازہ پڑھے اور دفن کرنے تک ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس ہوگا، ایک قیراط کا ثواب احد پہاڑ کے برابر ہے۔'' (بخاری شریف: ۱/۱۷۷)

جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے تو اسے چاہیے کہ چار پائی کے چاروں کناروں کو کندھا دیں، کیوں کہ یہ سنت ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو کم از کم ایک بار چاروں طرف کندھا دینا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

جنازہ لے جانے سے متعلق چند مسائل

جنازہ کو تیز رفتاری سے لے جانا مسنون ہے۔ (مراقی الفلاح: ۱۸۲)

جنازہ کے ساتھ عورتوں کا جانا مکروہ تحریمی ہے۔ (طحاوی: ۳۵۴)

جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے۔ بغیر عذر کے سواری پر جانا مکروہ ہے۔
مستحب یہ ہے کہ لوگ جنازہ کے پیچھے چلیں۔ جنازہ کو پیچھے کرنا اور تمام لوگوں کا آگے جانا مکروہ ہے۔

جنازہ لے جانے میں ناجائز طریقے

مشہور ہے کہ شوہر بیوی کے جنازہ کا پایہ نہ پکڑے، اجنبی لوگوں سے زیادہ مستحق ہے کہ وہ اپنی بیوی کے جنازہ کا پایہ پکڑے، بعض لوگ جنازہ کے ساتھ کلمہ راستہ سے بلند آواز سے پڑھتے ہوئے جاتے ہیں، یہ مکروہ ہے، خاموشی سے یا اپنے دل میں خاموشی کے ساتھ آہستہ ذکر کریں، اکثر مقامات پر دیکھا گیا کہ جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور اس کو لے جانے کا وقت آتا ہے تو عورتیں چیخیں مار مار کر بلند آواز سے روتی ہیں اور چلاتی ہیں، جنازہ کو رخصت کرنے کے لیے باہر نکل جاتی ہیں، پردہ کا خیال نہیں کرتیں، گلہ شکوہ کرتی ہیں، یاد رکھیں! اس طرح کرنے سے نہ میت کو کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ زندوں کو، بلکہ یہ سب باتیں حرام ہیں۔

نماز جنازہ کے فرائض

نماز جنازہ میں دو فرض ہیں: (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا (۲) قیام کرنا، یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا۔ (مراقی الفلاح: ۳۳۸)

نماز جنازہ کی سنتیں

نماز جنازہ میں تین سنتیں ہیں: (۱) اللہ کی حمد وثناء کرنا، یعنی ثناء پڑھنا (۲) حضور ﷺ پر درود پڑھنا (۳) میت کے لیے دعا کرنا۔ (نور الایضاح: ۲۷)

نماز جنازہ کا مسنون طریقہ

نماز جنازہ کا مستحب اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ مقتدیوں کی تین صفیں بنائی جائیں اگر زیادہ نہ ہوں، امام کے علاوہ چھ افراد ہوں تو مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلی صف میں تین افراد کھڑے رہیں اور

دوسری صف میں دو اور تیسری صف میں ایک، اس طرح کر کے تین صفیں بنالیں، حضور ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز جنازہ میں تین صفیں ہوں وہ بخش دیا جائے گا، اگر لوگوں کی تعداد زیادہ ہو تو طاق یعنی بے جوڑ تین، یا پانچ یا سات صفیں بنائی جائیں۔ (کبیری:۵۴۵)

میت کو امام کے آگے رکھیں، میت مرد ہو یا عورت یا نابالغ، امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا رہے گا۔ (فتاوی ہندیہ:۱۶۱/۱)

نماز جنازہ کی نیت

نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، زبان سے کرنا ضروری نہیں، اپنی مادری زبان میں بھی نیت کر سکتا ہے کہ میں اللہ کے لیے نماز جنازہ پڑھنے کی نیت کرتا ہوں جو کہ میت کے لیے دعاء مغفرت ہے۔

نماز جنازہ کی ثناء

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد جو ثناء پڑھی جاتی ہے وہ وہی ہے جو عام نمازوں میں پڑھی جاتی ہے، صرف ایک جملہ "وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ" کا اضافہ ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ (فتاوی ہندیہ:۱۶۱/۱)

نماز جنازہ کی درود شریف

نماز جنازہ میں ثناء کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (فتح الباری)

بالغ میت کی دعا

تیسری تکبیر کے بعد بالغ میت کے حق میں جو دعاء پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثٰى، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلٰى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلٰى الْإِيْمَانِ

(ترمذی:۱/۱۹۸)

نابالغ میت کی دعاء

اگر نابالغ لڑکے کی میت ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْراً وَذُخْراً وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَمُشَفَّعاً

(نور الایضاح:۱۲۸)

اگر نابالغ لڑکی کی میت ہو تو یہ دعاء پڑھیں:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْراً وَذُخْراً وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً

(نور الایضاح:۱۲۸)

اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو وہ صرف یہ کہہ دیں:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (عالمگیری:۱/۱۴۱)

جوتے چپل پہن کر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

آج کل بعض لوگ نماز جنازہ جوتا چپل پہن کر پڑھتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ جوتوں چپلوں کو الٹا کر کے دیکھیں، اگر ناپاکی لگی ہو تو زمین پر خوب رگڑ ڈالیں، تاکہ اچھی طرح پاک وصاف ہو جائے، اگر جوتا یا چپل پیر سے نکال لے اور اس پر کھڑا رہے تو صرف جوتے چپل کا اوپری حصہ جو پیر سے لگا ہوا اس کا پاک ہونا ضروری ہے، اگرچہ زمین اور تلا (نیچے والا حصہ) ناپاک ہو۔

(البحر الرائق:۲/۱۷۹)

تدفین کے احکام

قبر کیسی ہو

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جگہ قبر کھودنے والے کو حکم فرما رہے تھے کہ پیروں کے پاس وسیع اور کشادہ کرو، سر کی جانب وسیع اور کشادہ کرو۔ (ابوداؤد:۲۸۹۴)

ایک روایت میں ہے کہ اس کو گہری اور عمدہ بناؤ۔ (ابوداؤد:۲۸۵۵)

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ قبر کشادہ اور گہری ہونی چاہیے، اور قبر میں سنت یہ ہے کہ بغلی بنائی جائے۔ (ابوداؤد:۲۷۹۳)

بغلی قبر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھود کر قبلہ کی طرف ایک گڈھا کھودا جائے جس میں میت کو رکھا جا سکے، اور اگر زمین نرم ہو، بہت نرم ہو کہ بغلی قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو صندوقی بھی بنا لیتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کے اندر زمین کے بیچ میں گڈھا کھودا جائے۔

دفنانے کا طریقہ

دفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی طرف رکھا جائے اور اتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھائیں اور قبر میں رکھیں، کیوں کہ میت کو قبلہ کی طرف سے اتارنا سنت ہے۔ (ترمذی:۹۷۷)

اور جب قبر میں اتاریں تو یہ دعا پڑھیں: ''**بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ** ﷺ'' (ابن ابی شیبہ:۱/۱۳۱)

پھر میت کو داہنی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا دیا جائے اور اس کے کفن کی گرہ کھول دی جائے، عورت کو قبر میں رکھتے وقت کپڑے وغیرہ سے پردہ کرنا مستحب ہے۔ (الجامع الصغیر:۹۲)

مٹی ڈالتے ہوئے پہلی مٹھی پر ''**مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ**'' دوسری مٹھی پر ''**وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ**''، تیسری مٹھی پر ''**وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى**''، پھر بقیہ مٹی قبر پر ڈال دی جائے۔

(الجوهرة النيرة:۱/۱۸۸)

جب مٹی ڈالی جائے تو اس کو کوہان جیسی بنادی جائے، ایک بالشت یا کچھ زیادہ قبر کو اونچی بنادی جائے۔ (بخاری شریف:۱۳۰۲)

قبر بہت اونچی بھی نہیں بنانی چاہیے، قبر بن جانے کے بعد اس پر پانی بھی چھڑک دیا جائے۔ (بیہقی:۲۸٦/۵)

اس کے بعد کوئی آدمی قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کا ابتدائی حصہ اور پیروں کے پاس سورہ بقرہ کا آخری حصہ کھڑے ہوکر پڑھے۔ (مشکوٰة المصابیح:۱۴۹)

دفنانے کے بعد تمام حاضرین کا میت کے حق میں دعا کرنا سنت ہے۔(ابوداؤد:۲۸۵۴)

جس جگہ انتقال ہوجائے وہیں دفنانا مستحب ہے۔ (البحر الرائق:۱۹۵/۲)

دفن کرنے کے بعد میت کے حق میں ثابت قدمی اور دعا کرنا احادیث سے ثابت ہے۔

قبر پرناجائز رسومات

(۱) قبر کو گچ کرنا یا مٹی لیپنا یا عمارت بنانا جائز نہیں۔ (مسلم شریف:۱۴۱۰)

(۲) بعض جگہ دفن کے بعد قبر پر اذان دینے کا رواج ہے، شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ (شامی:۲۳۵/۲)

(۳) میت کو دفن کرکے ستر قدم پیچھے ہٹ کر دعا مانگنا بدعت اور ناجائز ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم:۲۸۱/۵)

(۴) اسی طرح قبروں پر پھول یا پھولوں کی چادر ڈالنا سراسر لغو کام ہے۔ (شامی:۲۳۸/۲)

بزم علماء والأئمة

الحمدللہ

موقع کی مناسبت سے ہر جمعہ بیان کا
عنوان ۔ ۔ ۔ اور اس عنوان پہ تیاری کا
مواد بصورتِ کتب فراہم کیا جاتا ہے

برائے رابطہ

علماء ، طلباء اور خطباء کو اس
گروپ میں شامل کروائیں